Mohi-ud-Din Journal of Islamic Studies (MJIS)
ISSN: 3007-3812 (Print) | 3007-3820 (Online)
(July-Dec) 2023, 1:2 (38-63)

محی الدین جرنل آف اسلامک اسٹڈیز
(جولائی–دسمبر ۲۰۲۳)، ۱:۲

سیرتِ طیبہ کی روشنی میں پانی کے تحفظ اور استعمال کا تجزیاتی مطالعہ

Analytical Study of Conservation and Utilization of Water in the Light of Sīrah Ṭayyībah

Hafiz Waqas Nazar[a] & Dr. Khalid Usman[b]

[a] Ph.D. Scholar, Department of Qur'an & Tafsir, AIOU, Islamabad.

[b] Ex Faculty Member Military College Sui and Khateeb Masjid Noor Kharian Cantt, Pakistan.

Corresponding author Email: waqaspk313@gmail.com

How to cite: Hafiz Waqas Nazara & Dr. Khalid Usmanb" Analytical Study of Conservation and Utilization of Water in the Light of Sīrah Ṭayyībah,," *Mohi-ud-Journal of Islamic Studies* 1, no. 2 (2023): 38-63.

ABSTRACT

This "Water" is most valuable blessing among the many blessings of the Creator of the universe, it has been mentioned 59 times in the Holy Quran, it has been declared as the real essence in the creation of mankind, on the other hand, it has been acknowledged as a means of getting purity from it, in one place water has been declared as a means of quenching thirst and in another place, it has been stated that dead earth is given life through water. According to research by R.O Plants Pakistan, a person's body contains 35 to 50 liters of water, 65 to 70 percent of the total weight in men is water, while women get 65 percent water, if you take only the brain, then 85 percent of it is water. According to a report by the Pakistan Council of Research in Water Resources, 85% of the urban population is deprived of clean water, while 82% of the people in the villages do not have access to clean water. According to the Pakistan Medical Health Association, 90 percent of diseases in the country are caused by drinking water, due to which 1.1 million people die annually. The importance of water cannot be denied in any way, however, the main role in water pollution is also domestic use, so in this context, the need of the era is to assess and prevent the causes of pollution in domestic use.

Keywords: water, pollution, effects, remediation, Qur'an, Sunnah, Sirah, Analysis

Maximum number of authors of a paper shouldn't be more than two and contribution of second author (if any) should be mentioned below:-

First author and second Author have written this article together, in which the availability of content, the order of the content, the acquisition of references, the conclusions, both first author and second author are equal partners in all these matters.

C

All Contents of this publication is copyrighted and property of *Mohi-ud-Din Journal of Islamic Studies*, and restricted to commercial use. It allows Research uses only, provided that original author(s) and sources should be credited with a proper academic referencing.

تمہید

اللہ جل جلالہ نے انسان کو بے پناہ نعمتوں سے نوازا ہے، کسی بھی نعمت کی کوئی قیمت نہیں لگائی جاسکتی، تاہم انسانی ضرورت کے پیشِ نظر بعض نعمتیں ایسی ہیں کہ ان کا متبادل کوئی اور چیز نہیں بن سکتی، انعاماتِ باری تعالیٰ میں سے پانی کی نعمت انتہائی انمول ہے، کائنات میں اس کی فراوانی ہے، اسے خواب ہونے سے بچانے کے لئے اللہ نے قدرتی انتظام رکھا ہے جس کے تحت پانی اپنی شکلیں تبدیل کرتا رہتا ہے اور اس طرح یہ انس وجن اور درختوں اور پودوں، الغرض کائنات کی ہر چیز کے لئے استعمال اور استفادے کے قابل رہتا ہے۔ قرآن کریم میں متعدد مقامات پر پانی کی اہمیت کو واضح کیا گیا ہے، اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے بھی مختلف فضائل کے ذریعے اور انعاماتِ باری تعالیٰ کے تذکرے میں بارہا اس نعمت اور احسان کی اہمیت کو واضح کیا، اسی طرح اس کی حفاظت کے لئے اقدامات سکھائے۔

سابقہ تحقیقات

آبی آلودگی، اس کے اثرات اور اس کا تدارک ایک ایسا موضوع ہے کہ ٹیکنالوجی میں ترقی کے ساتھ اس کی اہمیت ہر روز بڑھتی جارہی ہے، سو اس حوالے سے یہ موضوع مختلف اہلِ علم کے ہاں موضوعِ سخن رہا ہے، تاہم اہلِ علم یا ماہرین نے اس موضوع کے مختلف گوشوں پر روشنی ڈالی جیسا کہ ڈاکٹر اللہ دتہ قادری کے مقالہ: سیرت نبوی ﷺ اور آبی وسائل کا نظم ونسق، اور ماحولیاتی آلودگی اور تعلیمات نبوی ﷺ از عبدالباقی ادریس سندھی، عزیز الرحمٰن سیفی، اور تبسم ملک کو دیکھا جاسکتا ہے۔ نیز ماحولیاتی آلودگی اور ہماری ذمہ داری سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں از ڈاکٹر جواد حیدر ہاشمی، اور حافظہ شہناز بتول میں بھی اس موضوع کو بعض پہلوؤں کو ذکر کیا گیا ہے۔

تحقیقات سابقہ اور اس مقالہ میں فرق:

مذکورہ مقالات میں سے بعض میں موضوع ہذا کے مختلف پہلوؤں کا ذکر کیا گیا ہے، اسی طرح بعض میں صرف قرآن وسنت کی روشنی میں ماحولیاتی آلودگی سے متعلق اسلامی تعلیمات کو پیش کیا گیا ہے، جبکہ مقالہ ہذا میں ماحولیاتی آلودگی کے ایک خاص پہلو یعنی آبی آلودگی کے اسباب، اثرات اور تدارک کو قرآن وسنت، سیرت طیبہ اور جدید تحقیقات کی روشنی میں موضوعِ بحث بنایا گیا ہے، نیز آبی آلودگی سے بچنے کے لئے قرآن وسنت سے ماخوذ احکام کے ساتھ ساتھ جدید تکنیکس کو بھی پیش کیا گیا، جن کو استعمال کرکے اس اہم مسئلے پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

بنیادی سوال:

آبی آلودگی میں گھریلو استعمال کا کیا کردار ہے، آبی آلودگی کے انفرادی واجتماعی زندگی پر کیا اثرات مرتب

ہوتے ہیں؟ قرآن وسنت نے آبی پاکیزگی کی اہمیت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے کن امور کی نشاندہی کی ہے؟ اور جدید تکنیکس کو استعمال کرتے ہوئے درپیش مسئلے پر کیسے قابو پایا جاسکتا ہے؟

بنیادی سوال کے تناظر میں مقالہ ہذا کو پانچ مباحث میں تقسیم کیا گیا ہے:

مبحثِ اوّل: پانی کی اہمیت وضرورت، **مبحثِ دوم:** پانی کا قدرتی انتظام، **مبحث سوم:** گھریلو استعمال میں پانی کی آلودگی کے اَسباب، **مبحثِ چہارم: آبی آلودگی کے اثرات** اور **مبحث پنجم: قرآن وسنت اور جدید تحقیقات کی روشنی میں تدارک کا لائحہ عمل** پیشِ خدمت ہے۔

مبحثِ اوّل: پانی کی اہمیت

کائنات کی بقا اور اس کے توازن کے برقرار رہنے کے لئے پانی کا وجود اور اس کا صحیح حالت میں محفوظ ہونا انتہائی ضروری ہے، اس لئے اس کی اہمیت وضرورت سے کسی صورت انکار ممکن نہیں، ذیل میں قرآن کریم کی روشنی میں پانی کی اہمیت وضرورت کو واضح کیا جاتا ہے۔

الف: ہر جاندار کی بنیادی اکائی: پانی

ہر کثیف جسد والے ذی روح، چاہے وہ انسان ہے، حیوان ہے یا اَشجار، پانی کی ضرورت ان سب کو ہے، ان میں سے کسی کی زندگی بھی پانی کے بغیر محال ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ پانی ان کی زندگی کی بنیاد ہے، سید مودودی کے بقول پانی کو اللہ نے سبب زندگی اور اصل زندگی بنایا ہے، اور اسی سے زندگی کا آغاز کیا ہے۔[1] اللہ جل جلالہ نے قرآن کریم میں اس حقیقت کا ذکر کیا:

﴿وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ﴾[2]

((اور ہم نے ہر چیز کو پانی سے پیدا کیا۔))[3]

ب: پانی قدرت کی عظیم نشانی اور زندگی کا ذریعہ

اللہ کریم قرآن پاک میں اپنی قدرت کے اظہار اور اپنا تعارف کرانے کے لئے مختلف نشانیوں کا ذکر کرتا ہے، پانی کا ذکر بھی قرآن کریم میں اہلِ عقل کے لئے عظیم نشانی کے طور پر کیا گیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمِنْ آيَاتِهِ يُرِيكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَطَمَعًا وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيُحْيِي بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا

1۔ سید ابوالاعلیٰ مودودی، **تفہیم القرآن**، (لاہور: ادارہ ترجمان القرآن، 2012ء)، 156:3

2۔ القرآن 30:21۔

3۔ محمد تقی عثمانی، **آسان ترجمہ قرآن**، (کراچی: مکتبہ معارف القرآن، 2018ء)، 992:2

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴾[4]

((اور اس کی ایک نشانی یہ ہے کہ وہ تمہیں بجلی کی چمک دکھاتا ہے جس سے ڈر بھی لگتا ہے اور امید بھی ہوتی ہے، اور آسمان سے پانی برساتا ہے جس کے ذریعے وہ زمین کو اُس کے مردہ ہو جانے کے بعد زندگی بخشتا ہے، یقیناً اس میں ان لوگوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں جو عقل سے کام لیتے ہیں۔))[5]

صاحب تبیان القرآن کے بقول پانی واقعتاً غور و فکر کے قابل نشانی اور قدرتِ باری تعالیٰ کی عظیم الشان دلیل ہے، اس کی تفصیل یہ ہے کہ سائنس کے مطابق زندگی اور قوت میں ایک باریک سا فرق ہے، زندگی ایک طرح سے عضویاتی ڈھانچہ ہوتا ہے جبکہ قوتِ حیات کو اس ڈھانچے کا مقرر کردہ کام سرانجام دینا ہوتا ہے، آیتِ کریمہ میں قوت حیات کی طرف اشارہ کیا گیا، اور یہ بیان نہیں کیا گیا کہ ہر چیز کی تخلیق پانی سے کی بلکہ یہ بیان کیا گیا کہ ہر چیز کو قوت پانی سے دی، اس طرح اس لفظ میں وائرسز (زندگی) اور ڈی این اے (مالیکیولز) کا احاطہ کر لیا گیا، چودہ صدیاں پہلے ہی قرآن نے اس نظریے کی طرف اشارہ کر دیا جس کی طرف اہلِ سائنس کو پہنچنے کے لئے کس قدر محنت اور سوچ بچار سے گزرنا پڑا اور اب یہ بات سائنسی لحاظ سے ثابت ہو چکی ہے کہ قوت حیات (DNA) کے لئے پانی ایک ناگزیر عنصر ہے، اور جسم کا ہر سالمہ یا خلیہ پانی اسی طرح خرچ کرتا ہے جیسے خرید و فروخت کے لئے کرنسی کا استعمال کیا جاتا ہے۔[6]

ج: پانی بطور پیاس بجھانے اور حصولِ طہارت کا ذریعہ

قرآن کریم میں پانی سے استفادے کی مختلف صورتوں کو بیان کیا گیا، انہی صورتوں میں سے ایک مقام پر اللہ نے بیان کیا کہ پانی تمہارے حق میں پیاس بجھانے کا ذریعہ ہے، جس کو تم پیتے ہو۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ ۞ أَأَنتُمْ أَنزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنزِلُونَ ۞ لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ ۞﴾[7]

((اچھا یہ بتاؤ کہ یہ پانی جو تم پیتے ہو کیا اُسے بادلوں سے تُم نے اتارا ہے، یا اُتارنے والے ہم ہیں؟ اگر ہم چاہیں تو اُسے کڑوا بنادیں، پھر تُم کیوں شکر ادا نہیں کرتے۔))[8]

4۔ القرآن 24:30۔

5۔ محمد تقی عثمانی، **آسان ترجمہ قرآن**، 1242:3

6۔ غلام رسول سعیدی، **تبیان القرآن**، (لاہور: فرید بک سٹال، 2009) 547:7 تا 549

7۔ القرآن 56:68۔70۔

8۔ محمد تقی، **آسان ترجمہ قرآن**، 1667:3

انسان کی فطرتِ سلیمہ ہے کہ اسے صاف رہنا پسند ہے، گندگی والی جگہ، گندے کپڑوں اور گندے ماحول میں اسے گھٹن محسوس ہوتی ہے، اس کی طبیعت پر بوجھ محسوس ہوتا ہے، انسان کی فطرت کا خیال رکھتے ہوئے اللہ نے پانی کو اس کے حق میں ذریعہ طہارت بنادیا، اور پانی کی طبیعت ہی ایسی بنائی کہ یہ صفائی ستھرائی میں بہترین طریقے سے کام آسکے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا﴾[9]

((اور ہم نے آسمان سے پاکیزہ پانی اتارا۔))[10]

ابن عاشور لکھتے ہیں کہ بارش کا پانی اس قدر صاف اور پاکیزہ ہوتا ہے کہ کوئی بھی کدورت یا گندگی اس کو گندا نہیں کرسکتی، کیمسٹری کے مطابق بارش کا پانی تمام پانیوں سے زیادہ صاف ستھرا اور ہر قسم کے جراثیم سے پاک ہے اور خود انتہائی پاک صاف ہونے کا تقاضہ ہے کہ یہ پانی دوسری چیزوں کی پاکی کے لئے بھی ذریعہ بن سکے۔[11]

د: پانی بحیثیت انسانیت کی مشترک ملکیت

اس کائنات میں موجود ہر چیز کا اصل مالک تو اللہ ہی ہے، قرآن کریم میں جابجا اللہ نے اس حقیقت کا اعلان فرمایا ہے، تاہم نظمِ دنیا کے چلانے کے لئے اللہ نے انسان کو عارضی سی ملکیت عطا کی ہے، تاہم پانی ان نعمتوں میں سے جو کہ پوری انسانیت کی مشترک ملکیت ہے، اس پر قبضہ کرنا اور دوسرے انسانوں کو استعمال سے روکنا یہ غیر فطری عمل ہے، اسی وجہ سے آپ ﷺ نے زائد پانی اور گھاس سے منع کرنے کی اجازت نہیں دی[12]، بلکہ ایک روایت کے مطابق آپ ﷺ کے فرمان کا مفہوم ہے کہ جس شخص کے پاس زائد پانی ہو اور وہ راہ گیر کو نہ دے تو ایسے شخص کو اللہ روزِ محشر نظرِ رحمت سے نہیں دیکھے گا اور نہ ہی ایسے شخص کا تزکیہ کرے گا۔[13]

چونکہ پانی پر قابض ہونا اور اس کے قدرتی نظام میں رکاوٹ ڈالنا ایک غیر فطری عمل ہے، اس لئے جب بھی انسانوں نے اس عمل کا ارتکاب کیا، نتیجہ تباہی کی صورت میں ہی نکلا، چاہے وہ تباہی جنگوں کی صورت میں ہو جیسا

9۔ القرآن 48:25۔

10۔ محمد تقی، **آسان ترجمہ قرآن**، 1667:3۔

11۔ ابن عاشور التونسي، **التحرير والتنوير**،(تونس: الدارالتونسية للنشر، 1984ھ)، 46:19۔

12۔ محمد بن اسماعيل البخاری، **الجامع الصحيح**، كِتَاب الْمُسَاقَاةِ، بَابُ إِثْمِ مَنْ مَنَعَ ابْنَ السَّبِيلِ مِنَ الْمَاءِ(دار طوق النجاة، 1422ھ)، حديث:2353۔

13۔ البخاری، **الجامع الصحيح**، كِتَاب الْمُسَاقَاةِ، بَابُ إِثْمِ مَنْ مَنَعَ ابْنَ السَّبِيلِ مِنَ الْمَاءِ، حديث:2358۔

کہ کرغزستان اور تاجکستان کے درمیان پانی پر جنگ ہوئی،[14] یا سیلابوں کی صورت میں ہو جیسا کہ خیبر پختونخواہ کے ضلع صوابی میں جولائی 2022 کو آنے والے سیلاب کا مقالہ نگار عینی شاہد ہے کہ جن جن علاقوں میں اہلیانِ علاقہ نے پانی کی عام گزر گاہ میں رکاوٹ کھڑی کی، اسی علاقے میں سیلاب نے خوب تباہی مچائی۔

ہ: پانی پلانا: بہترین صدقہ اور ذریعہ نجات

پانی کی نعمت جیسے انمول ہیں، اسی طرح لوگوں کے لئے پانی کا بندوبست کرنا ایک نہایت ہی انمول عمل ہے، یہاں تک کہ اس کا ثواب انسان کے مرنے کے بعد بھی پہنچتا ہے، حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ کی رحلت کے بعد ان کے حق میں صدقہ کرنے کے لئے دریافت کیا تو یہی جواب ملا کہ پانی کا صدقہ کرو یعنی پانی کی دستیابی کا کوئی ایسا اہتمام کرو کہ لوگ آسانی سے پانی حاصل کر سکیں، چنانچہ حضرت سعد نے اپنی والدہ کے حق میں صدقے کے طور پر کنواں کھدوایا۔[15]

مبحثِ دوم: پانی کا قدرتی انتظام

پانی چونکہ ایک قدرتی نعمت ہے اور اللہ نے اس کو تمام جانداروں کے لئے لازم کر دیا ہے، اس لئے اس کا مقدار میں کثیر ہونا بھی ضروری ہے اور خراب ہونے سے بچنا بھی ضروری ہے، چنانچہ اللہ نے اس کا زبردست قدرتی نظام کیا جس کے تحت پانی کا ذخیرہ برقرار رہتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُزْجِي سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهُ ثُمَّ يَجْعَلُهُ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ جِبَالٍ فِيهَا مِنْ بَرَدٍ فَيُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَصْرِفُهُ عَنْ مَنْ يَشَاءُ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهِ يَذْهَبُ بِالْأَبْصَارِ﴾ [16]

((کیا تم نے دیکھا نہیں کہ اللہ بادلوں کو ہنکاتا ہے، پھر ان کو ایک دوسرے سے جوڑ دیتا ہے، پھر انہیں تہہ بر تہہ گھٹا میں تبدیل کر دیتا ہے، پھر تم دیکھتے ہو کہ بارش اس کے درمیان سے برس رہی ہے، اور آسمان میں (بادلوں کی شکل میں) جو پہاڑ کے پہاڑ ہوتے ہیں، اللہ ان سے اولے برساتا ہے، پھر جس کے لئے چاہتا ہے ان کو مصیبت بنا دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے ان کا رخ پھیر دیتا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ اس

14۔ فیصل ادریس بٹ، **پانی پر جنگیں، نوائے وقت**، 29 مئی 2021، https://www.nawaiwaqt.com.pk/29-May 2021/ 1355858

15۔ سليمان بن الأشعث السِّجِسْتاني، **سنن أبي داود**، باب في فضل سقي الماء (دارالرسالة العالمية، 1430ھ)، 3:103، حدیث: 1681۔

16۔ النور، 24:43

کی بجلی کی چمک آنکھوں کی بینائی اچک لے گی۔))[17]

الف:سماء پانی کا ٹکسال اور سمندر پانی کا خزانہ

بارش ، ندیوں ، ڈیموں اور دریاؤں کا یہ سارا پانی جو کہ میٹھا ہے ، جاکر گرتا ہے سمندر میں جبکہ سمندر کھارے پانی کا ایک خزانہ ہے اور اس کا کھارا ہونا کوئی عذاب نہیں بلکہ درحقیقت سمندر ایک کیمیاء گاہ ہے ، جس کی فطرت اللہ نے ایسی بنائی کہ نمکین اور کھارا ہونے کی وجہ سے وہ پانی خراب نہیں ہوتا بلکہ اگر کوئی گلی سڑی چیز بھی اس میں گر جائے تو وہ ختم ہو جاتی ہے اور بخارات کی صورت میں میٹھا پانی دوبارہ آسمان کی جانب اٹھتا ہے اور پھر سے بارش کا سبب بنتا ہے۔ نیز اس کے علاوہ سمندر قوموں کی مابین تجارت کا بہت بڑا ذریعہ بھی ہیں۔

بارش پانی کی مقدار کو متوازن رکھنے کے لئے ایک قدرتی پراسس ہے، جس کے تحت زمین سے پانی بخارات کی صورت میں اوپر اٹھتا ہے، بادلوں کی شکل اختیار کرتا ہے اور پھر اللہ کے حکم سے مقررہ جگہ پر وہ پانی بارش کی صورت میں برستا ہے، اس میں اگرچہ بنیادی طور پر پانی بخارات کی صورت میں زمین سے اٹھ رہا ہے،[18] لیکن بارش کا ٹکسال سماء ہے، وہاں یہ پہنچتا ہے اور اس ٹکسال میں یہ ویسے ہی کسی عمل سے گزرتا ہے جیسا کہ ٹکسال میں بنیادی مواد ڈالا جاتا ہے اور پھر حتمی شکل سکے کی نکلتی ہے، اسی طرح بارش کا ٹکسال سماء ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ﴾ [19]

((اور آسمان ہی میں تمہارا رزق بھی ہے اور وہ چیز بھی جس کا تم سے وعدہ کیا جارہا ہے۔))[20]

صاحب کشاف اور عظیم مفسر ابن کثیر بیان کرتے ہیں کہ یہاں رزق سے مراد بارش ہے،[21] اَبو سعود لکھتے ہیں کہ یہاں سماء سے مراد سحاب یعنی بادل ہیں جبکہ رزق سے مراد بارش ہے،[22] شوکانی لکھتے ہیں کہ یہاں رزق سے

17۔ محمد تقی عثمانی، **آسان ترجمہ قرآن**، 1081:2۔

18۔ https://science.nasa.gov/earth-science/oceanography/ocean-earth-system/ocean-water-cycle

19۔ القرآن 22:51۔

20۔ محمد تقی عثمانی، **آسان ترجمہ قرآن**، 1606:3

21۔ جارالله الزمخشري، **الكشاف عن حقائق غوامض التنزيل**،(بيروت: دارالكتاب العربي،1407ھ، 400:4،اورابن کثیر، **تفسير القرآن العظيم**،(دار طيبة للنشر والتوزيع،1420ھ)،419:7

22۔ أبوالسعودالعمادي،**إرشاد العقل السليم إلى مزايا الكتاب الكريم**،(بيروت:دارإحياءالتراث العربي،س۔ن)، 139:8

مراد سبب رزق ہے اور سماء میں ہونے کا مطلب سماء کی جہت ہے، یعنی جہت آسمان سے بارش اترتی ہے جس کے ساتھ تم لوگوں کا رزق جڑا ہوا ہے[23] اور بارش مختلف طریقوں سے مختلف لوگوں کے رزق کا ذریعہ ہے جس کا بخوبی مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔

ب: زمین میں پانی کی سٹوریج

اللہ جل جلالہ نہ صرف یہ کہ بارش کی صورت میں تازہ تازہ پانی نازل کرتے ہیں، بلکہ چونکہ پانی کا استعمال انسان مسلسل کرتا ہے، اس لئے ضروری ہے کہ زمین میں پانی کے ٹھہراؤ کا مستقل بندوبست ہو، چنانچہ اللہ نے زمین کی رگوں میں پانی کی حفاظت اور ٹھہراؤ کا باقاعدہ انتظام کیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ فَأَسْكَنَّاهُ فِي الْأَرْضِ وَإِنَّا عَلَى ذَهَابٍ بِهِ لَقَادِرُونَ﴾[24]

((اور ہم نے آسمان سے ٹھیک اندازے کے مطابق پانی اتارا، پھر اُسے زمین پر ٹھہرا دیا، اور یقین رکھو کہ ہم اُسے غائب کرنے پر بھی قادر ہیں۔))[25]

ابو سعود عمادی کے بقول بارش کا پانی پہاڑوں میں محفوظ ہوتا ہے، جو چشموں کی صورت میں صاف شفاف ہو کر نکلتا ہے اور اسی طرح زمین کے اندر محفوظ ہوتا ہے۔[26]

صاحب فتح القدیر نے لکھا ہے کہ اللہ پانی کو زمین میں اس طرح قرار دیتا ہے کہ پانی اس میں موجود رہتا ہے، اور جب کبھی کہاں کہیں کسی کو ضرورت ہوتی ہے، وہ پانی حاصل کر لیتا ہے۔[27]

ج: پانی کی خرید و فروخت

پانی کو رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے نعمت عام قرار دیا ہے، سو جب ایک چیز کو اللہ نے عام رکھا اور سب کے منافع اس سے منسلک کئے ہیں تو انسان کے حق میں بھی بہتر یہی ہے کہ اس کو عام ہی رکھے اور زائد پانی کو فروخت نہ کرے۔ اس حوالے سے رسولِ اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا ارشادِ گرامی ہے:

(عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ)[28]

23۔ محمد بن علي الشوكاني، **فتح القدير**،(بيروت: دار ابن كثير، دار الكلم الطيب)،1414ھ،98:5

24۔ القرآن 18:23۔

25۔ محمد تقی عثمانی، **آسان ترجمہ قرآن**،1606:3

26۔ أبو السعود العمادي، **إرشاد العقل السليم إلى مزايا الكتاب الكريم**،128:6

27۔ محمد بن علي الشوكاني، **فتح القدير**،(بيروت: دار ابن كثير، دار الكلم الطيب)،1414ھ،565:3

28۔ السِّجِسْتاني، **سنن أبي داود**، باب في بيع فضل الماء،545:3، حدیث نمبر:3478

((حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ضرورت سے زائد پانی کو بیچنے سے منع فرمایا ہے۔))

تجربے سے بھی ثابت ہے کہ اگر پانی کی خرید و فروخت کو معمول بنالیا جائے گا اور اس معاملے میں حد سے تجاوز کیا جائے گا تو اس کا نقصان ہی ہو گا، دور حاضر میں منرل کمپنیز کو ہی دیکھ لیں جو کہ زمین سے لاکھوں گیلن فی دن کے حساب سے پانی لے کر پراسس کرنے کے بعد کاروبار کر رہی ہیں،[29] لیکن ان کے مالکان زمین سے حاصل شدہ پانی کے مقابلے میں زمین کو کچھ بھی واپس نہیں کر رہے، نتیجہ یہ کہ باقی دنیا[30] کے ساتھ پاکستان[31] میں بھی پانی کے ذخائر بہت تیزی سے خشک ہو رہے ہیں۔[32]

اگر یہ کمپنیز اپنے منافع کا چند فیصد بھی زمین میں پانی کے ذخیرہ کو برقرار رکھنے کے لئے خرچ کریں تو مختلف ممالک میں اختیار کردہ جدید ٹیکنالوجی[33] سے استفادہ کرتے ہوئے باآسانی بارش کے صاف پانی کو بچا کر زمین میں موجود پانی کے ذخائر تک پہنچا سکتے ہیں۔

مبحثِ سوم: پانی کی آلودگی وضیاع کے گھریلو اسباب واثرات

انسانی سرگرمیوں اور عدم احتیاط کی وجہ سے گندے، خطرناک، کیمیائی، اور برقی ذرات شامل ہو رہے ہیں، جو کہ پانی کے مزاج، اس کی طبیعت اور اس کے رنگ و بو کو تبدیل کرنے کا سبب بن رہے ہیں، نیز اس طرح قدرت کی یہ انمول نعمت غیر محفوظ ہونے کے ساتھ ساتھ زہریلے مواد میں منتقل ہو رہی ہے، اور اس طرح آبی ماحولیاتی نظام دن بدن درہم برہم ہو رہا ہے، درحقیقت یہی آبی آلودگی ہے جس میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔[34]

الف: عدم احتیاط

29- Zeineb Bouhlel, Jimmy Köpke, Mariam Mina, Vladimir Smakhtin, Global Bottled Water Industry: A Review of Impacts and Trends, United Nations University: Institute for Water, Environment and Health, 2023, 19-22

30- https://edition.cnn.com/2023/03/16/world/plastic-water-bottles-un-report-climate/index.html

31- Muhammad Nawaz Bhutta and Muhammad Mehboob Alam, Prospectives and Limits of Groundwater Use in Pakistan, International Waterlogging and Salinity Research Institute, Lahore, Pakistan

32- https://www.worldbank.org/en/news/feature/2021/03/25/managing-groundwater-resources-in-pakistan-indus-basin

33- https://theconstructor.org/water-resources/methods-rainwater-harvesting/5420/Rainwater,https://www.kscst.org.in/rwh_files/rwhlocate.html#:~:text=Rainwater%20run%2Doff%20from%20open,the%20filtered%20water%20through%20channels

34- Jerry A. Nathanson, “water pollution” in The Encyclopedia of Bartanica, Sep 19, 2023, https://www.britannica.com/science/water-pollution

گھریلو استعمال میں پانی کے ضیاع اور آلودگی کا پہلا سبب احتیاط نہ کرنا ہے، اس کا مشاہدہ اس وقت کیا جا سکتا ہے جب گھروں میں کپڑوں کی دھلائی چل رہی ہوتی ہے، یا صفائی کرنے کے دوران فرش وغیرہ کی دھلائی کرنی مقصود ہو، اس دوران نل کھول دیا جاتا ہے اور پانی مسلسل بہہ رہا ہوتا ہے، یہاں تک کہ بالٹی یا پانی استعمال کرنے کا کوئی بھی برتن بھر جانے کے باوجود اس سے مسلسل پانی ضائع ہو رہا ہوتا ہے اور اس طرح پانی کی بڑی مقدار ضائع ہو کر نالی وغیرہ کے آلودہ پانی میں شامل ہو جاتی ہے۔

دوسرے موقع پر پانی کے اس طرح ضیاع کا مشاہدہ اجتماعی محافل جیسے شادی بیاہ یا ختم قرآن وغیرہ کی محفل کا انتظام کیا گیا ہو، اس میں بھی جن لوگوں کے ذمے پانی سے متعلق امور ہوتے ہیں جیسا کہ برتن وغیرہ دھونا، اس موقع پر بھی لوگ وقت بچانے کے لئے پانی کا نل مسلسل کھول کر رکھتے ہیں ج، جس کی وجہ سے ضرورت سے زائد پانی مسلسل بہنے کی وجہ سے ضائع ہو رہا ہوتا ہے۔

اسی طرح بسا اوقات گھروں میں نل خراب ہو جاتے ہیں، جن کے ٹھیک کرنے پر مالی لحاظ سے بہت زیادہ خرچ بھی نہیں ہوتا، لیکن سستی یا عدم توجہی کے سبب طویل عرصے تک نل سے مسلسل پانی کی بہت زیادہ مقدار ضائع ہو کر آلودہ پانی میں شامل ہوتی جاتی ہے۔

کچھ عرصہ پہلے تک کھانے پینے کی کسی بھی چیز اور بالخصوص پانی کو ڈھانپ کر رکھنے کی عام عادت معاشرے میں موجود تھی، اس سلسلے میں بہت احتیاط اور خصوصی اہتمام کیا جاتا تھا، لوگ پانی کی حفاظت کو یقینی بناتے تھے، اب چونکہ آہستہ آہستہ بوتلوں میں پیک پانی کا استعمال بڑھنے لگ گیا ہے اور یہ انڈسٹری مسلسل بڑھ رہی ہے، سو استعمال کے عام پانی کی بابت نسلِ نو میں اہتمام کم دکھائی دیتا ہے اور پانی کو ڈھانپ کر رکھنے اور دیکھ کر استعمال کرنے کی عادت کم ہوتی جا رہی ہے اور یہی وجہ ہے کہ باقاعدہ ترغیبی مہم چلائی جاتی ہے کہ پانی کو ڈھانپ کر رکھیں اور دیکھ کر استعمال کریں کیونکہ آئے دن اس کی وجہ سے کئی حادثات رونما ہوتے ہیں اور مختلف وائرسز پھیلتے ہیں۔

ب: پانی میں گندگی یا ناپاکی ڈالنا

لاابالی پن ایک ایسی بیماری ہے جس کی وجہ سے سماجی معاملات اور سماجی اقدار تباہ وبرباد ہو کر رہ جاتی ہیں ،اور لاابالی پن کی بنیادی وجہ بے مقصد زندگی ہے، بحیثیت مجموعی اب گھروں میں پانی کے حوالے سے لاابالی پن کا مظاہرہ کیا جاتا ہے، پہلے پہل باقاعدہ مگ وغیرہ کا استعمال کیا جاتا تھا اور بچوں کو باقاعدگی سے تربیت دی جاتی تھی کہ براہ راست بالٹی میں ہاتھ نہ ڈالیں، کیونکہ اس طرح ساری بالٹی ناپاک ہو سکتی ہے، اسی طرح نل سے براہ راست اس طرح ہاتھ وغیرہ دھونا کہ پانی بالٹی وغیرہ کسی برتن میں استعمال شدہ پانی جائے، اس سے بھی منع کیا جاتا تھا کہ یہ سماجی بد اخلاقی ہے اور پانی کے ضیاع کے ساتھ ساتھ برتن کو بھی خواہ مخواہ گندا کرنا ہے۔ الغرض اس بات کا اہتمام کیا جاتا تھا کہ کوئی بھی گندی یا ناپاک چیز کسی صورت صاف پانی میں داخل نہ ہو سکے، جبکہ تربیت کے فقدان کی وجہ سے اس مسئلے

میں انتہائی لاپرواہی کا مظاہرہ کیا جارہاہوتا ہے اور بار بار اچھی خاصی مقدار میں پانی کا ضیاع ہورہاہوتا ہے، کیونکہ لاابالی پن کی وجہ سے لوگ شک کا شکار ہوتے ہیں کہ اب یہ برتن میں یہ پڑاہوپانی پاک ہے یاناپاک، سو پھر شک کے خاتمے کے لئے ایک ہی حل بچتاہے کہ اس پانی کو ضائع کر دیاجائے۔

اسی طرح مختلف قسم کی نشہ آور اشیاء جیسے پان، چالیے، گھٹکے وغیرہ کے استعمال کی وجہ سے لوگوں کو بار بار تھوکنے کی عادت پڑتی جارہی ہے، اور تھوکتے وقت لوگ عموماًاس بات کا خیال نہیں کر پارہے کہ ان کا تھوک کہاں جاکر گررہاہے، بلکہ بسااوقات تو بڑوں کو دیکھتے ہوئے جب بچے تھوکنا شروع کر دیتے ہیں تو وہ پانی کے ذخیروں جیسے تالاب وغیرہ تک کا خیال نہیں رکھ پاتے اوریوں تھوک کی وجہ سے پانی کی بڑی مقدار آلودہ ہوتی جارہی ہے۔

ج:پانی سٹوریج کے برتنوں کی ناقص صفائی

زیرزمین پانی کے ذخائر کے متاثر ہونے کے سبب پانی میں چکناہٹ کا احساس ہوتا ہے، دوسری جانب پانی کی مقدار میں تیزی کے ساتھ اور مسلسل کمی بھی آرہی ہے، یہاں تک کہ اکثر شہری علاقوں میں تو موسمِ گرما پانی کی شدید قلت بھی ہوجاتی ہے، جس کی وجہ سے لوگوں کو مختلف قسم کے برتنوں، ڈرموں یاٹینکیوں میں ضرورت سے زائد پانی سٹور کرناپڑتا ہے، اب چونکہ استعمال کیاجانے والاپانی آلودگی سے متاثر ہوتا ہے، سوپانی سٹور کرنے والے برتنوں میں بہت جلد چکناہٹ یاسبز سی تہہ جمناشروع ہوجاتی ہے، تاہم اس معاملے میں انتہائی سستی سے کام لیاجاتا ہے، اور اسی تہہ جمی ہوئی بوتل یابرتن کو استعمال کیاجاتا ہے، اور زیادہ سے زیادہ ایک آدھ بار کھنگالنے کے بعد اسی تہہ جمی ہوئی بوتل، گیلن یابرتن میں پانی استعمال کیاجاتا ہے، اس طرح صاف ستھرے پانی کی بہت بڑی مقدار جانے انجانے میں مسلسل آلودہ ہورہی ہے۔

د:سیوریج سسٹم کاناقص انتظام

آبی آلودگی کاایک سبب ناقص سیوریج سسٹم ہے، یعنی اضافی فضلہ جات جو انسانوں اور جانوروں کے جسم سے خارج ہورہے ہیں، یااسی طرح گھروں میں جمع ہونے والاکچرہ، اس کے ٹھکانے لگانے کاناقص انتظام بھی آبی آلودگی کاسبب بن رہاہے، اس سبب کو ذیل کے دوعنوانات میں تقسیم کیاجاسکتاہے:

1-ڈومیسٹک سیوریج(Domestic Sewage)

عام طور پر شہروں اور قصبوں میں پانی کے اخراج کے لیے نالیاں اور پائپ لائنزاستعمال کی جاتی ہیں ان نالیوں اور پائپ لائنز کے ذریعے جو پانی علاقے سے باہر لے جایاجاتا ہے، اس میں عموماًایک جراثیم پایاجاتا ہے جسے پیتھوجینز کہتے ہیں، پیتھوجینز کی وجہ سے پانی میں اکسیجن کی مقدار کم ہوجاتی ہے اور اس طرح یہ پانی صحت کے لیے خطرناک بن جاتا ہے، واٹر ٹریٹمنٹ کے ذریعے ان جراثیم کو کم کیاجاسکتا ہے، تاہم انہیں مکمل طور پر ختم نہیں کیاجا سکتا، ان کی کمی کے ذریعے آبی الودگی کو کنٹرول کیاجاسکتا ہے۔

اسی طرح گھروں کے استعمال شدہ پانی میں عمومی طور پہ پودوں اور سبزیوں، پھلوں کے ذرات ہوتے ہیں، ان میں نائٹریٹ اور فاسفیٹ کی مقدار پائی جاتی ہے، بعض اوقات جب یہ مقدار غیر معمولی ہو جاتی ہے تو اس کی وجہ سے پانی میں موجود طحالب مر جاتے ہیں اور پانی میں تحلیل ہونے والی آکسیجن کی مقدار کم ہو جاتی ہے، کیونکہ مائکروآرگنیزیم ختم ہونے کے لیے آکسیجن کا استعمال کرتے ہیں، جس کی وجہ سے آکسیجن کی کم مقدار پر مشتمل پانی، انسانی صحت کے لئے متوازن اور موزوں نہیں رہتا، اور یوں آبی آلودگی کا ایک سبب گھریلو فضلہ بن رہا ہے۔[35]

2-سالڈ ویسٹ(Solid Wast)

آبی الودگی کا دوسرا سبب ٹھوس فضلہ ہے، ٹھوس فضلے کو ٹھکانے لگانا بہت ضروری ہے، اس میں کوڑا کرکٹ ،الیکٹرانک فضلہ، ردی کی ٹوکریاں اور اسی طرح مسمار کی گئی تعمیرات کا مٹیریل شامل ہوتا ہے، لوگ انفرادی، اجتماعی اور ادارہ جاتی طور پر ان چیزوں کو پانی میں پھینک رہے ہوتے ہیں، عمومی طور پہ ٹھوس فضلہ کے مناسب طریقے سے ٹھکانے نہ لگانے کی صورتحال ترقی پذیر ممالک میں پائی جاتی ہے کیونکہ ان کے پاس وسائل کی کمی ہوتی ہے، اگر یہ ٹھوس فضلہ کچرہ یا دیگر ملبہ جیسے کہ جانوروں کی لاشیں اور آلائشیں پانی تک پہنچ جاتی ہیں، اس کی وجہ سے آبی الودگی انتہائی بڑھ جاتی ہے اور آبی ماحولیاتی نظام درہم برہم ہو کر رہ جاتا ہے، نیز الیکٹرانک فضلہ پانی میں کیمیائی رد عمل پیدا کرتا ہے جو اسے انتہائی خطرناک حد تک زہریلا بھی بنا سکتا ہے۔[36]

مبحثِ چہارم: آبی آلودگی کے اثرات

پانی چونکہ انسانوں جانوروں اور پودوں کی مشترکہ ضرورت ہے، اس لیے آبی الودگی سے انسان کی زندگی، جانوروں کی زندگی، اور پودوں کی زندگی، یہ سب متاثر ہوتی ہیں، آبی آلودگی کے اثرات کو ذیل کے تین عنوانات میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

الف: آبی آلودگی کے روحانی زندگی پر اثرات

پانی کو اللہ رب العزت نے پاکی کا ذریعہ بنایا ہے، مسلمان دن میں کم از کم پانچ وقت پانی سے استفادہ کرتے ہیں، وضو کرتے ہیں اور اس کے ذریعے اپنی عبادات ادا کرتے ہیں، اگر پانی حد درجہ آلودہ ہو گا اور وہ ناپاکی کی حد کو پہنچا ہو گا تو اس پانی کو استعمال کرنے سے ظاہر ہے کہ پاکی حاصل نہیں ہو گی اور پانی کے استعمال کے باوجود انسان مسلسل ناپاکی کی حالت میں رہے گا، اور ناپاک رہنے کی وجہ سے شیطان کے شکنجے میں بہت آسانی سے آ سکے گا، شیطان کے شر

35- Jerry A. Nathanson, “water pollution” in The Encyclopedia of Bartanica,Sep19,2023,https://www.britannica.com/science/water-pollution

36- Ibid

سے محفوظ رہنے کے لئے بہترین تدبیر فرشتوں کی معیت ہے، باوضو اور پاک رہنے کی وجہ سے انسان کو فرشتوں کی رفاقت نصیب ہوتی ہے۔

اس حوالے سے ارشادِ رسول ﷺ ہے:

(عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ بَاتَ طَاهِرًا، بَاتَ فِي شِعَارِهِ مَلَكٌ، فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ إِلَّا قَالَ الْمَلَكُ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِكَ فُلَانٍ، فَإِنَّهُ بَاتَ طَاهِرًا)[37]

((حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو پاک حالت میں رات گزارے، فرشتہ اس کے ساتھ رات بسر کرتا ہے اور جوں ہی اٹھتا ہے تو فرشتہ دعا کرتا ہے کہ اللہا پنے فلاں بندے کی مغفرت فرما کیونکہ اس نے رات پاک کی حالت میں گزاری۔))

ایک آدمی اگر اپنے طور پر وضو کرلیتا ہے لیکن چونکہ پانی ناپاک ہے، اس صورت میں اس کا وضو نہیں ہو گا، اسی طرح اگر غسل کرلیتا ہے، لیکن پانی ناپاک ہو تو اس کا غسل نہیں ہو گا، جانے انجانے میں انسان ناپاکی کی حالت میں چل پھر رہا ہو گا اور یوں یہ آہستہ آہستہ شیطان اور دیگر نقصان دہ لطیف مخلوقات کو اپنے اوپر دسترس کے مواقع فراہم کر رہا ہوتا ہے۔

ب: آبی آلودگی کے انفرادی زندگی پر اثرات

آلودہ یا غیر صحت مند پانی انسان کی زندگی کو متاثر کرتا ہے پانی کے ذرائع میں پائے جانے والے جراثیم اور آلودہ مادے ہیپاٹائٹس جیسی خطرناک بیماریوں کا سبب بن سکتے ہیں، پینے کے پانی کا ناقص نظام اور آلودہ پانی جیسے جیسی متعدی بیماریوں کی وبا کا باعث بن سکتے ہیں، اس طرح آلودہ پانی کی وجہ سے انسان اپنی زندگی کو مسلسل خطرے میں ڈال رہا ہوتا ہے۔[38]

زرعی پیداوار میں اضافہ کرنے کے لیے اور زرعی فصلوں کو کیڑوں سے بچانے کے لیے جو ادویات اور کھادیں استعمال کی جاتی ہیں یہ زمین میں موجود پانی کے ساتھ ساتھ ہماری ماحولیاتی زندگی کو بھی متاثر کرتی ہیں یہی زمینی پانی براہ راست جب ٹیوب ویلز یا بور کے ذریعے گھروں تک پہنچتا ہے تو اس سے صحت کے بہت سے مسائل پیدا ہوتے

37۔ محمد بن حبان الدارمي، **الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان**،(بيروت: مؤسسة الرسالة، 1408ھ)، 329:3،حدیث:1051

38۔ Water Pollution Diseases,https://www.environmentalpollutioncenters.org/water/diseases , 12 Diseases Caused by Water Pollution, https://www.envirotech-online.com/news/water- wastewater/9/breaking-news/12-diseases-caused-by-water-pollution/57710

ہیں کیونکہ یہ پانی مختلف قسم کے کیمیکلز سے متاثر ہو چکا ہو تا ہے، اس طرح نہ سبزیوں میں مٹھاس رہتی ہے اور نہ ہی یہ غذا انسان کے جسم کے لیے فائدہ مند بن رہی ہوتی ہے۔[39]

ج: فوڈ چین پر آبی آلودگی کے اثرات

گھریلو استعمال کی وجہ سے آبی الودگی میں ہونے والا اضافہ آبی حیات پر نمایاں اثر ڈالتا ہے، آلودہ پانی آبی جانوروں کے میٹابولزم اور رویوں کو متاثر کرتا ہے جو ان کے لیے بیماری اور موت کا باعث بنتا ہے، ڈائی آکسن ایک خطرناک چیز ہے جو کہ تولیدی مسائل سے لے کے خلیوں کو بے قابو طریقے سے نشو نما دینے اور کینسر کے مختلف مسائل کا سبب بننے میں کردار ادا کرتا ہے، یہ کیمیکل مچھلی مرغی اور گوشت میں جمع ہوتا ہے، اس طرح کے کیمیکل انسانی جسم میں داخل ہونے سے پہلے فوڈ چین کو اپنا راستہ بناتے ہیں اور پھر یہی چیزیں انسان کے لیے تباہ کن بنتی ہیں۔

آبی الودگی کی وجہ سے متاثر ہونے والا زندگی کا ایک اہم فیکٹر فوڈ چین سسٹم ہے، کیڈ میم (Cadmium) اور لیڈ (Lead) یہ دو خطرناک کیمیکلز ہیں جو جانوروں کے ذریعے فوڈ چین میں داخل ہوتے ہیں، اس طرح انسان کی آبی غذا یعنی مچھلی اور سمندر سے حاصل کی جانے والی دیگر چیزیں، تمام کی تمام اس کیمیکل سے متاثر ہوتی ہیں، جب یہ متاثرہ آبی غذا انسان استعمال کرتا ہے تو اس کی وجہ سے انسانوں کے اندر مختلف قسم کی خطرناک بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔[40]

د: پانی میں ٹی ڈی ایس کی اعلیٰ سطح: تباہ کن ہتھیار

پانی ایک بہترین محلول ہونے کے ساتھ ساتھ دوسری چیزوں کو تحلیل کرنے میں بہت اہم کردار ادا کرتا ہے، یہ مرکبات کی ایک بڑی مقدار کو بہت آسانی اور تیزی کے ساتھ تحلیل کرتا ہے، پینے کے پانی میں ٹی ڈی ایس پانچ سو ملی گرام فی لیٹر سے کم ہونا چاہیئے، آبی آلودگی کی وجہ سے پانی میں ٹی ڈی ایس کی مقدار بہت بڑھ جاتی ہے، اور یہ چیز انسانوں میں صحت کے مختلف مسائل کا سبب بن سکتی ہے۔[41]

39- Yinai Liu,† Qianqian Chen,† Yaoqi Li, Liuliu Bi, Libo Jin,* and Renyi Peng* Joanna Burger, Toxic Effects of Cadmium on Fish oct19,2022, https://www.ncbi.nlm.nih.gov/ pmc/articles/PMC9608472

40- Dioxin and their effects on human health, oct 9, 2016, https://www.who.int/news-room/fact-sheets/detail/dioxins-and-their-effects-on-human-health

41- Li Lin, Haoran Yang, Xiaocang Xu, "Effects of Water Pollution on Human Health and Disease and Heterogeneity: A Review", June 30, 2022, https://www.frontiersin.org/ articles/10.3389/fenvs.2022.880246/full

مبحثِ پنجم: آبی آلودگی وضیاع کا تدارک قرآن وسنت اور سیرت طیبہ کی روشنی میں

الف: پانی کی حفاظت: ملّی وقومی ذمہ داری

گزشتہ تفصیلات میں یہ بات واضح ہوچکی ہے کہ پانی انسانیت کی مشترک ملکیت ہے، اسی لئے اس کی حفاظت بھی انفرادی ذمہ داری کے ساتھ ساتھ قومی وملی ذمہ داری ہے، انفرادی شخص سے لے کر اجتماعی اداروں تک ہر شخص اس بات کا ذمہ دار ہے کہ وہ اس انمول نعمت کو ضائع ہونے سے اور کسی بھی قسم کی آلودگی سے مکمل طور پر محفوظ رکھنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرے۔

رسول اللہ ﷺ نے اس بات کی اہمیت کو مختلف فرامین کے تحت واضح کیا، چنانچہ ایک موقع پر فرمایا کہ کھڑے پانی میں کوئی شخص پیشاب نہ کرے اور نہ ہی جنابت کا غسل کرے۔

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

(عن أبي هريرة قال: قال رسولُ الله – صلى الله عليه وسلم لا يبولَنَّ أحدُكم في الماء الدَّائم ولا يَغتَسِلْ فيه مِنَ الجنابةِ)[42]

((حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تم میں سے کوئی کھڑے پانی میں پیشاب نہ کرے اور نہ اس میں جنابت(سے پاکی)کا غسل کرے۔))

نیند کی حالت میں انسان اپنے عمومی حالات سے بے خبر ہوتا ہے، اور اس وقت کے لباس میں عموماً تہہ بند استعمال ہوتا تھا، اس لئے اس بات کا قوی امکان تھا کہ دوران نیند ہاتھ کے ساتھ گندگی کے کچھ اثرات لگ جائیں، سو آپ ﷺ نے نیند سے بیدار ہونے کے بعد بغیر ہاتھ دھوئے پانی میں ہاتھ ڈالنے سے منع فرمایا۔

اس حوالے سے ارشاد ہے:

(عن أبي هريرة، روايةً:إذا استيقظ أحدُكم من نومه فلا يغمِس يده في إنائه حتى يغسلها ثلاثاً، فإنه لا يدري أين باتت يَدُهُ)[43]

((حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب تم میں سے کوئی اپنی نیند سے بیدار ہو تو اسے چاہئے کہ اپنے ہاتھ برتن میں نہ ڈالے، یہاں تک کہ ان کو تین بار دھولے، اس لئے کہ اسے معلوم نہیں کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے۔))

دوسری جانب جاری پانی اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے، کیونکہ اس میں انسان ہر وقت تازگی محسوس کرتا ہے سو ایک موقع پر جاری پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔

---

[42]- السِّجِسْتاني، **سنن أبي داود**، 1:53، حديث:70۔

[43]- احمد بن حنبل، **مسند الامام احمد بن حنبل**، (القاهرة:دار الحديث، 1416ھ)، 7:115، حديث:7279۔

اس حوالے سے ارشادِ مبارک ہے:

(نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الْجَارِي)[44]

((رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کھڑے پانی میں پیشاب کرنے سے۔))

تبصرہ: اگرچہ اس روایت میں تفرد موجود ہے، یعنی امام اوزاعی سے نقل میں حارث متفرد ہیں،[45] تاہم اگر لوگ عموماً اس کی عادت اپنالیں گے اور ہر آدمی جاری پانی میں نجاست ڈالے گا تو جاری پانی بھی کسی کام کا نہیں رہے گا۔

ب: احساس ذمہ داری

پانی اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے، اس بات کا احساس اپنی قوم کو دلانا بہت ضروری ہے، قرآن کریم کی آیت کے مطابق اگر انسان اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرتا ہے تو اللہ اس کے نعمتوں میں اضافہ کر دیتا ہے اور اگر انسان اللہ کی نعمت کی ناشکری کرے تو بدلے میں انسان کی زندگی تنگ ہو جاتی ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ﴾[46]

((اور وہ وقت بھی جب تمہارے پروردگار نے اعلان فرمادیا تھا کہ اگر تم نے واقعی شکر ادا کیا تو میں تمہیں اور زیادہ دوں گا اور اگر تم نے ناشکری کی تو یقین جانو میرا عذاب بہت سخت ہے۔))[47]

پانی کے حوالے سے انفرادی و اجتماعی، ہر دو سطح پر احساس ذمہ داری کے شعور کو جگانا بہت ضروری ہے، بچپن سے لے کے 55 تک ہر عمر کے لوگوں کے لیے پانی کے حوالے سے آگاہی اور شعوری مہم الگ الگ سے چلانا اور اس کا تسلسل رکھنا بہت ضروری ہے، جس کے ذریعے پانی کو آلودگی سے بچانے کے طریقے اور پانی کے ضیاع کو روکنے کے لئے اقدامات سے آگاہ کیا جائے، احساس ذمہ داری اور خود احتسابی زندگی کے نظم کو برقرار رکھنے کے لئے انتہائی ناگزیر ہے، قران کریم میں دو مقامات پر انسان کو آگاہ کیا گیا کہ اس کی پیدائش اور تخلیق مسلسل محنت کے ساتھ ہوئی ہے، یعنی کہ اپنی زندگی میں توازن رکھنے اور اچھے نتائج کے حصول کے لئے اس کو اِحساس ذمہ داری کے ساتھ محنت کی اشد ضرورت ہے۔

44- سليمان بن أحمد الطبراني، **المعجم الأوسط**، (القاهرة: دار الحرمين، س۔ن)، 208:2، حدیث: 1749۔

45- الطبراني، **المعجم الأوسط**، 208:2، حدیث: 1749۔

46- القرآن 7:14۔

47- محمد تقی عثمانی، **آسان ترجمہ قرآن**، 781:2

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"يَاأَيُّهَا الْإِنْسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلَاقِيهِ"[48]

ترجمہ: اے انسان! تو اپنے پروردگار کے پاس پہنچنے تک مسلسل کسی محنت میں لگا رہے گا، یہاں تک کہ اُسے جا ملے گا۔[49]

اسی طرح دوسرے مقام پر ارشاد ہے:

" لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي كَبَدٍ"[50]

ترجمہ: ہم نے انسان کو مشقت میں پیدا کیا ہے۔[51]

ج: واٹر لائن، پانی کے برتنوں اور دیگر ذرائع کی صفائی کا باقاعدہ اہتمام

اسلام میں طہارت اور پاکیزگی پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے، پانی کی آلودگی کے اسباب میں یہ بات سامنے آچکی ہے کہ واٹر لائنز کی صفائی کی طرف توجہ نہ دینا، پانی کے استعمال کے برتنوں کے بارے میں لا ابالی پن اختیار کرنا اور اسی طرح دیگر ذرائع کے آس پاس کے ماحول کو صاف ستھرا نہ رکھنا ایک اہم سبب ہے، لہذا اس معاملے کے حل کے لیے صفائی کا باقاعدہ اہتمام بہت ضروری ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق، آپ ﷺ کی تعلیمات کے مطابق پاکیزگی ایمان کا حصہ اور شعبہ ہے۔

ارشادِ رسول ﷺ ہے:

(عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ)[52]

ترجمہ: حضرت ابو مالک اشعری سے منقول ہے، رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ پاکیزگی ایمان کا حصہ ہے۔

د: پانی میں پھونکنے سے پرہیز

آبی الودگی کے اسباب میں سے ایک اہم سبب احتیاط نہ کرنا اور پانی میں پھونک مارنا ہے، لہذا اس سلسلے میں نسل نو کی باقاعدہ انداز میں تربیت کی اشد ضرورت ہے کہ احتیاط ان کی زندگی کا حصہ بن جائے، اور وہ پانی میں پھونکنے سے باز آجائیں، نیز طبی حوالے سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ پھونک مارنے سے جراثیم سانس کے ذریعے ایک جگہ

48۔ القرآن 84:6۔

49۔ محمد تقی عثمانی، **آسان ترجمہ قرآن**،1905:3۔

50۔ القرآن 90:4۔

51۔ محمد تقی عثمانی، **آسان ترجمہ قرآن**،1926:3۔

52۔ أبوبكربن أبي شيبة،**الكتاب المصنف في الأحاديث والآثار**،(الرياض:مكتبة الرشد، 1409ھ، 14:1،حدیث:37۔

سے دوسری جگہ منتقل ہوتے ہیں[53]،لہذا پانی میں پھونک مارنے سے پرہیز از حد ضروری ہے، یہاں تک کہ آپ ﷺ کی ہدایات کی روشنی میں برتن میں سانس لے کر پانی پینا بھی ممنوع ہے۔

ارشادِ گرامی ہے:

(نہی رسولُ الله – صلَّى الله عليه وسلم – أن يُتَنَفَّسَ في الإناء أو يُنفَخَ فيه)[54]

((رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایاہے برتن میں سانس لینے سے اور پانی میں پھونک مارنے سے۔))

ہ:پانی کوڈھانپ کررکھنے کااہتمام

پانی کو آلودہ ہونے سے بچانے کے لیے ضروری ہے کہ اس کوڈھانپ کررکھا جائے، تاکہ کسی قسم کی کوئی آلودگی یا نجاست پانی میں نہ پڑے، انفرادی معاملہ ہو جیسا کہ گھروں میں پانی سٹور کرنے کے لئے کوئی برتن وغیرہ استعمال کئے جاتے ہیں، یا جس طرح گھریلو استعمال کے لیے ٹینکیاں بنائی جاتی ہیں، ہر دوپر ڈھکنوں کا باقاعدہ اہتمام ہونا چاہیے، تاکہ پانی ہر قسم کی آلودگی اور گندگی سے محفوظ رہ سکے، اس حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی واضح تعلیمات موجود ہیں کہ کھانے پینے کی اشیاء کوڈھانپ کررکھا جائے، کھانے پینے کی اشیاء کوڈھانپ کرنہ رکھنے کی عادت درحقیقت بوتلوں میں پیک پانی کے استعمال کی وجہ سے بڑھتی جارہی ہے، لہذا بوتلوں اور کینوں میں پیک مشروبات کے استعمال کو کم کرنا ہوگا، تاکہ نسل نو اس عام ہدایت کو اپنی زندگی کا حصہ بنا سکے، بصورت دیگر آہستہ آہستہ اس عمل کا اہتمام باقی نہ رہے گا۔

اس حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

(عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِّ، عَنْ رَسُولِ اللهِّ – صَلَّى اللهُّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ – أَنَّهُ قَالَ: "غَطُّوا الْإِنَاءَ، وَأَوْكُوا السِّقَاءَ، وَأَطْفِئُوا السِّرَاجَ، وَأَغْلِقُوا الْبَابَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَحُلُّ سِقَاءً وَلَا يَفْتَحُ بَابًا وَلَا يَكْشِفُ إِنَاءً، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا أَنْ يَعْرُضَ عَلَى إِنَائِهِ عُودًا وَيَذْكُرَ اسْمَ اللهِّ، فَلْيَفْعَلْ، فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ)[55]

((حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، فرمایا: برتنوں کو ڈھانپ لو، مشکیزوں کے منہ باندھ لو، دروازے بند

53- Paul Dawson, Inyee Han, Danielle Lynn, Jenevieve Lackey, Johnson Baker & Rose Martinez-Dawson, "Bacterial Transfer Associated with Blowing Out Candles on a Birthday Cake", **Journal of Food Research**, Canadian Center of Science and Education, 6:4, May 22, 2017, doi:10.5539/jfr.v6n4p1

54- السِّجِسْتاني، **سنن أبي داود**،5:560،حديث:3728۔

55- ابن ماجة القزويني، **سنن ابن ماجة**،(دار الرسالة العالمية،1430ھ)،4:484،حديث:3411۔

کر دو، کیونکہ شیطان مشکیزہ نہیں کھول سکتا، دروازہ نہیں کھول سکتا اور نہ ہی ڈھکا ہوا برتن کھول سکتا ہے، اگر تم میں سے کسی کو کوئی چیز نہ ملے کہ اپنے برتن پر رکھے تو اپنے برتن پر ایک لکڑی رکھے اور بسم اللہ کہہ لے، کیونکہ چوہیا گھروں کو گھر والوں پر آگ بنا دیتی ہے۔))

و: پانی کے ضیاع کا خاتمہ

زمین میں پانی کی مقدار کو متوازن رکھنے اور قحط سے بچنے کے لئے پانی کے ضیاع کو روکنا ہوگا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کے ضیاع کو بالکل پسند نہیں فرمایا، خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم باقاعدہ ایک برتن میں پانی لے کر وضو فرمایا کرتے تھے۔

کتب احادیث میں مروی ہے:

(عن جابر قال: كان النبيُّ صلى الله عليه وسلم يَغتَسِلُ بالصَّاعِ ويتوضَّأُ بالمُدِّ)[56]

((حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک صاع پانی سے غسل جبکہ ایک مُد سے وضو فرمایا کرتے تھے۔))

دوسری جانب رسول اللہ ﷺ نے جاری پانی میں بھی براہ راست وضو کرنے کو پسند نہیں فرمایا، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ وضو کر رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے گزرے، حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا کہ وہ اپنے اعضائے وضو کو دھوتے ہوئے کچھ زیادہ ہی پانی ڈال رہے ہیں، یہ دیکھ کر آپ ﷺ نے فرمایا: سعد! یہ کیسا اسراف ہے، حضرت سعد رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا پانی میں بھی اسراف ہوتا ہے، فرمایا: ہاں! اگرچہ تم بہتی ہوئی نہر پر ہی وضو کرو،[57] سو ہمیں راضی بہ رضا یا زبردستی، بہر دو صورت پانی کے ضیاع کو روکنا ہوگا، اس حوالے سے ہر وہ ممکن تدبیر اختیار کرنی پڑے گی جس کے ذریعے پانی کے ذخیروں کو محفوظ بنایا جاسکے اور پانی کے ضیاع کو روکا جاسکے۔

ز: قدرتی اجناس و غذا کا استعمال

مصنوعی اور جدید ٹیکنالوجی سے بنی اور ہتھیار شدہ غذا کے بجائے زیادہ سے زیادہ قدرتی غذا کی طرف بڑھنا پڑے گا، جس قدر قدرتی غذا کی طرف رجحان بڑھے گا، اسی قدر آبی آلودگی پر کنٹرول کیا جاسکے گا، فاسٹ فوڈ یا اس قسم کی اور بازاری اور جدید ٹیکنالوجی کی مدد سے تیار کردہ چیزوں میں مختلف قسم کے کیمیکلز استعمال کیے جاتے ہیں، جو کہ بعد ازاں پانی کے ذخائر تک پہنچنے کے بعد خطرناک اور زہریلے بن جاتے ہیں، اور اس طرح ہر سال پانی کی بہت مقدار

56- السِّجِسْتاني، **سنن أبي داود**،1:68،حدیث:93۔

57- ابن ماجة القزويني، **سنن ابن ماجة**،1:272،حدیث:424۔

ان ٹیکنالوجی بیسڈ غذاؤں کی وجہ سے آلودہ ہو رہی ہے۔[58]

ح: کیمیائی تکنیکس کا استعمال

آبی آلودگی کو کم کرنے کے لیے کچھ کیمیائی ٹیکنیک سے بھی کام لیا جا سکتا ہے ،بطور مثال ریورس اسموس(Reverse Osmosis) اور کا گولیشن(Coagulation) یہ دو کیمیائی طریقے ہیں،[59] ان جیسے اور بھی دیگر طریقے ہیں جن کے ذریعے پانی کی آلودگی کو کم کیا جا سکتا ہے، اسی طرح ری سائیکل کرنے کا انتظام بھی بہت اچھا اقدام ہے، ری سائیکل کے ذریعے پانی کی آلودگی کے نتائج کو کم کرنے کی طرف ایک بہترین راستہ مل سکتا ہے۔[60]

ط: پودوں کا استعمال

اسی طرح واٹر ہائسینتھ پودے(Hyacinth Plant) کا استعمال بھی کیا جا سکتا ہے، یہ پودا انتہائی منفرد ہے اور الگ خصوصیات کا حامل ہے، یہ پودا پانی میں تحلیل شدہ مضر مادو جیسے اکیڈ میم اور اس طرح کے دیگر مادوں کو جذب کر سکتا ہے، اس طرح اس پودے کے ذریعے آبی آلودگی کے شکار علاقوں میں منفی اثرات کو بہت حد تک کم کیا جا سکتا ہے۔[61]

ک: گندگی ڈالنے سے پرہیز کرنا

اولاد آدم کو اللہ جل جلالہ نے بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے، ان نعمتوں کی حفاظت اور ان کو اپنی اصل شکل یعنی قابل استعمال حالت میں بر قرار رکھنا انسان کی ذمہ داری ہے اللہ رب العزت نے زمین میں فساد کرنے سے منع فرمایا۔

اس حوالے سے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

---

58. Joel Forman, Janet Silverstein, Organic Foods: Health and Environment Advantages and Disadvantages, "**Pediatrics**"130:5, Nov 01, 2012, American Academy of Pediatrics

59. Sharma, Bhattacharya, Drinking water contamination and treatment techniques, "**Appl Water Sci**" (2017) 7:1043–1067, DOI 10.1007/s13201-016-0455-7

60. A.J. Englande, Peter Krenkel, J. Shamas, Reference Module in Earth Systems and Environmental Sciences. July15,2015:B978-0-12-409548,doi:10.1016/B978-0-12-409548-9.09508-7

61. Jonathan L. Jones, Richard O. Jenkins & Parvez I. Haris, Extending the geographic reach of the water hyacinth plant in removal of heavy metals from a temperate Northern Hemisphere river, "SCIENTIFIC REPORTS" July 23, 2018

﴿ وَلَا تُفۡسِدُوۡا فِي الۡاَرۡضِ بَعۡدَ اِصۡلَاحِهَا ﴾[62]

((اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد برپا نہ کرو۔))[63]

فساد ایک وسیع اصطلاح ہے جس کا سادہ لفظوں میں ترجمہ کیا جا سکتا ہے کہ کسی چیز کے ساتھ اس طرح کا طرز عمل اختیار کرنا کہ وہ چیز استعمال کے قابل نہ رہے، لہذا پانی کے اندر کسی بھی قسم کی گندگی ڈالنا، یہ درحقیقت فساد فی الأرض اور اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی خطرناک ترین شکل ہے، اس وجہ سے اس سے مکمل پرہیز بہت ضروری ہے،اس حوالے سے کھڑے پانی میں پیشاب کرنے میں ممانعت پر حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کی واضح روایت[64] اور جاری پانی میں پیشاب کرنے سے ممانعت کے بارے میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت[65] سابق میں گزر چکی ہیں۔

ل:سیوریج سسٹم کو بہتر بنانا

سیوریج کے فضلے کو پانی میں ڈالنے سے پہلے اس کے لیے باقاعدہ تدبیر کرنا بہت ضروری ہے، ایسا کرنے سے سیورج کے تمام مہلک جراثیم کو ختم تو نہیں کیا جا سکتا، البتہ ان کے زہر کو اور ان کے نقصان پہنچانے کی صلاحیت کو کم کیا جا سکتا ہے، اس کے علاوہ جو باقی کیمیکلز ہیں، ان کو ختم کر کے بے ضرر بنایا جا سکتا ہے، واٹر ٹریٹمنٹ سسٹم یا سینٹری سسٹم سے جو پانی گزر جائے، اس کو دوبارہ زرعی علاقوں میں استعمال کیا جا سکتا ہے، اس سے پانی کی مقدار کو کنٹرول کرنے میں بھی مدد ملے گی۔

گھروں میں استعمال ہونے والے مختلف قسم کے ڈیٹرجنٹ کلینرز اور آئلز کو عام پانی کے اخراج کے راستوں میں نہیں ڈالنا چاہئے، بلکہ سنک کے قریب ایک جار لگانا چاہئے، جس میں ان چیزوں کو جمع کیا جا سکے اور پھر باقاعدہ طریقے سے ان کے بارے میں کوئی انتظام کر کے انہیں پانی کے ذخائر سے دور کسی جگہ میں ٹھکانے لگایا جا سکے۔

بیماریوں کی کثرت کی وجہ سے تقریباً ہر گھر میں طبی ادویات کا بہت زیادہ استعمال کیا جاتا ہے، ان ادویات کے بقایاجات اور فضلہ جات کا باقاعدہ طریقے سے ڈسپوزل کرنا بہت ضروری ہے، لہذا ان ادویات کی باقیات کو کسی بھی طریقے سے عام کچرے میں، ٹوائلٹ میں، اور پانی بہنے کی عام نالیوں میں نہیں بہانا چاہیے، بلکہ یہ چونکہ مضر صحت اشیاء ہو سکتی ہیں، اس لیے ان کو ایک جگہ اکٹھا کر کے ان کے لیے الگ سے کوئی نظام بنایا جائے۔

---

62. القرآن 56:7۔

63. محمد تقی عثمانی، **آسان ترجمہ قرآن**، 461:1

64. سليمان بن الأشعث، السِّجِسْتاني، **سنن أبي داود**، (دار الرسالة العالمية،1430ھ)،53:1،حديث:70۔

65. سليمان بن أحمد الطبراني،**المعجم الأوسط**،(القاهرة:دار الحرمين،س۔ن)،208:2،حديث:1749۔

اہلخانہ کی امدورفت کے سلسلے میں استعمال کی جانے والی گاڑیوں ،موٹر سائیکلز ،یا دیگر سواریوں کے بارے میں اس بات کے خیال رکھنے کی انتہائی اشد ضرورت ہے کہ ان میں کسی قسم کی آئل یا پیٹرول لیکج نہ ہو، آئل لیکج کی صورت میں ایک ایک قطرہ کر کے آئل فرش پر یا زمین پر گرتا ہے، اور پانی گرنے یا بارش کی صورت میں آئل کے وہی زرات اور چکنائی عام استعمال کے پانی بہنے کی نالیوں میں شامل ہو جاتا ہے اور آہستہ آہستہ یہ نالیاں چونکہ شہر سے باہر کسی دریا میں گرائی جاتی ہیں اس طرح اس دریا کے اندر موجود آبی حیات شدید متاثر ہو سکتی ہے۔

خلاصہ بحث

پانی اللہ کی نعمتوں میں سے ایک انمول نعمت ہے،پانی اللہ کی قدرت کی عظیم نشانی اور زندگی کی بنیادی اکائی ہے،یہ انسانیت کی مشترک ملکیت ہے، اسی لیے اس کی حفاظت بھی انفرادی ،اجتماعی اور ادارہ جاتی ہر سطع پر کرنا ضروری ہے،اللہ رب العزت نے دنیا میں پانی کی مقدار کو متوازن رکھنے کے لیے خودکار نظام بنایا، جس کے تحت پانی کے خزانے یعنی سمندر سے بخارات اٹھ کر پانی کے ٹکسال یعنی سماء کی طرف جاتے ہیں اور وہی بخارات بارش کی صورت میں دوبارہ برس کر زمین پر آتا ہے، اس پانی کو زمین میں، پہاڑوں میں، ندی نالوں اور چشموں کی صورت محفوظ کرتا ہے، بعد ازاں انسان، جانور اور پودے اپنی ضرورت کے تحت استعمال میں لاتے ہیں۔

پانی کے ضیاع اور آلودگی میں جہاں دوسرے اسباب کردار ادا کر رہے ہوتے ہیں، ساتھ ساتھ گھریلو استعمال اور گھریلو طرز عمل کا بھی اس میں بہت دخل ہوتا ہے،گھریلو استعمال کے تحت آلودگی اور ضیاع کے اسباب کو **عدم احتیاط، پانی میں گندگی یا ناپاکی ڈالنا، پانی سٹوریج کے برتنوں اور دیگر ذرائع کی ناقص صفائی، سیورج سسٹم کا ناقص انتظام** ہے۔

آبی الودگی کے روحانی ،انفرادی زندگی اور اجتماعی ماحول ہر سطع پر اثرات مرتب ہوتے ہیں،پانی کی حفاظت ملی اور قومی ذمہ داری ہے جس پر قران وسنت کے فرامین اور سیرت طیبہ سے بخوبی روشنی پڑتی ہے،پانی کے ضیاع اور آلودگی کے تدارک کے لیے انفرادی، اجتماعی اور ادارہ جاتی ،ہر سطع پر احساس ذمہ داری کا شعور اور آگاہی انتہائی ضروری ہے، اسی طرح واٹر لائنز پانی کے برتنوں اور پانی کے دیگر ذرائع کی صفائی کا باقاعدہ اہتمام ضروری ہے۔

مختلف قسم کی جدید کیمیائی تکنیکس، قدرتی اجناس وغذا، ہائسینتھ پودے(Hyacinth Plant) کی کاشت ،سیوریج سسٹم کی بہتری اور باقاعدہ طور پہ الگ الگ نظام بنا کر پانی کے ضیاع اور آلودگی کو قابو کیا جاسکتا ہے اور اس طرح اللہ کی اس انمول نعمت کی حفاظت ممکن ہو سکتی ہے۔

سفارشات

1. ابتدائی، متوسط اور اعلیٰ تعلیمی اداروں، الغرض ہر سطح پہ پانی کی اہمیت، حفاظت اور آلودگی کے تدارک کے حوالے سے آگاہی اور شعوری مہم باقاعدہ اور مسلسل چلائی جائے۔

2. علاقائی سطح پر نوجوانوں کی تنظیمیں کی بنائی جائیں، اور اپنے اپنے علاقے میں آبی آلودگی کے اسباب کا جائزہ لے کر اپنی مدد آپ کے تحت حل کے لئے کوشش کریں۔
3. اہلِ علم اپنی مجالس میں عبادات کے ساتھ ساتھ معاملات اور سماجی زندگی میں اسلام کے مطلوب طرز عمل پر خوب واضح، آسان اور واشگاف الفاظ میں بیان کریں، جس میں بالخصوص پانی کے حوالے سے مسلمان کی ذمہ داری اور کردار کی وضاحت ہو۔
4. علاقائی سطح پر عوام اور اہل علاقہ کے تعاون سے مختلف قسم کے فنڈز قائم کیے جائیں جن کا بنیادی مقصد آبی آلودگی کو کنٹرول کرنا اور پانی کے ضیاع کو کنٹرول کرنا ہو۔
5. انفرادی طور پر ہر شخص پانی کے ضیاع اور آبی الودگی کے حوالے سے اپنے طرز عمل کا جائزہ لے اور اس حوالے سے اپنے طرز عمل کے اندر موجود خامی کو دور کرے تاکہ ممکن العمل حد تک گھریلو استعمال میں پانی کے ضیاع اور آبی الودگی کو کنٹرول کیا جاسکے۔
6. حکومتِ وقت آبی آلودگی اور ضیاع کے حوالے سے عالمی سطح پر منعقد کی جانے والی کانفرنسز اور ان میں پیش کیے جانے والے مقالات کا مقامی زبانوں میں ترجمہ کرائے تاکہ ان میں پیش کی گئی جدید تیکنیکس سے ہر سطح پر استفادہ کیا جاسکے۔

Bibliography:

1. Al-Qur'an
2. Ibn Aashur, al-Tayunasi, At-Tahrir Wat-Tanvir, Tyunas, Al-Dar Al-Tyunasiyyah Lin-Nashri, 1984 AD
3. Abu Bakar Ibn Ash-Shaybah, Al-Musannaf, Al-Riyaz, Maktabh Ar-Rushd, 1409AH
4. Aḥmad bin Ḥanbal, *Al-Musnad*, al-Qahirah: Dar Al-Hadith, 1416AH
5. Al-Bukhari, Muhammad Bin Isma´il, Al-Jam´i Al-Sahih, Dar Tawq An-Najat, 1422AH
6. Ad-Darmi, Muhammad Bin Hayyan, Al-Ihsan Fi Taqrib Al-Sahih Ibn Hayyan, Bēirut: Muassah al-Risalah, 1408AH
7. A.J. Englande, Peter Krenkel, J. Shamas, Reference Module in Earth Systems and Environmental Sciences. July 15, 2015: B978-0-12-409548, doi: 10.1016/B978-0-12-409548-9.09508-7
8. Dioxin and their effects on human health, oct 9, 2016, https://www.who.int/news-room/fact-sheets/detail/dioxins-and-their-effects -on-human-health
9. Abū Dāwūd, Sulaymān bin Ashʿath al-Sijistānī, al-Sunan, Bēirut: Dār al-Risalah, 1994.
10. Fēsal Idris Bat, Pani par Jangayn, Naway Waqat, 29 Mayi, 2021
11. Ghulam Rasul Sa´idi, Tibyan-ul-Qur'an, Lahore, Farid Buk Stal, 2009
12. Al-'imadi, Abu Al-Sa'ud, Irshad al-A'aql As-Salim Ila´ Mazayah al-Kitab Al-Karim, Bēirut: Dar Ihya At-Turath Al-Arabi, SN)
13. Ibn Kathir, *Tafsir Al-Qur'an Al-'Azim*, Dar Tayyibah Lin-Nashri wat-Tawz'i, 1420AH
14. Jerry A. Nathanson, "water pollution" in The Encyclopedia of Bartanica, Sep 19, 2023, https://www.britannica.com/science/water-pollution
15. Joel Forman, Janet Silverstein, Organic Foods: Health and Environment Advantages and Disadvantages, "Pediatrics"130:5, Nov 01, 2012, American Academy of Pediatrics

16. Jonathan L. Jones, Richard O. Jenkins & Parvez I. Haris, Extending the geographic reach of the water hyacinth plant in removal of heavy metals from a temperate Northern Hemisphere River, “SCIENTIFIC REPORTS” July 23, 2018
17. Paul Dawson, Inyee Han, Danielle Lynn, Jenevieve Lackey, Johnson Baker & Rose Martinez-Dawson, “Bacterial Transfer Associated with Blowing Out Candles on a Birthday Cake”, Journal of Food Research, Canadian Center of Science and Education, 6:4, May 22, 2017, doi:10.5539/jfr. v6n4p1
18. Li Lin, Haoran Yang, Xiaocang Xu, “Effects of Water Pollution on Human Health and Disease and Heterogeneity: A Review”, June 30, 2022,https://www.frontiersin.org/articles/10.3389/fenvs.2022.880246/full
19. Muhammad Nawaz Bhutta and Muhammad Mehboob Alam, Prospectives and Limits of Groundwater Use in Pakistan, International Waterlogging and Salinity Research Institute, Lahore, Pakistan
20. Mwdudi, Abu al-a´la´, *Tafhim al-Qur'an*, Lahore: Idarah Tarjuman al-Qur’an, 2012
21. Rawznamah *Navaē Waqt*, RawalPindi, 6 Juwlai, 2009A.D.
22. Al-Qazwini, Ibn Majah, As-Sunan, Dar Al-Risalah Al-`Alamiyyah, 1430AH
23. Al-Sajistani, Sulyman Bin Al-Ash` ath, Al-Sunan, Dar Al-Risalah, 1430AH
24. Sharma, Bhattacharya, Drinking water contamination and treatment techniques, “Appl Water Sci” (2017) 7:1043–1067, DOI 10.1007/s13201-016-0455-7
25. Ash-Shawkani, Muhmmad Bin `Ali, Fat-hul-Qadir, Bēirut: Dar Al-Kalim Al-Tayyib, 1414AH
26. Al-Tibrani, Sulyman Bin Ahmad, Al-mu`jam Al-Awsat, Al-Qahirah: Dar al-Haramain, S.N
27. Uthmani, Muhammad Taqi, *Asan Tarjamah-Tul-Qur'an*, Karachi: Maktabah M´arif al-Qur’an, 2018
28. Water Pollution Diseases, https://www.environmentalpollutioncenters.org/wate r/diseases

29. Yinai Liu, † Qianqian Chen, † Yaoqi Li, Liuliu Bi, Libo Jin, * and Renyi Peng* Joanna Burger, Toxic Effects of Cadmium on Fish oct 19, 2022, https://www.ncbi.nlm.nih.gov/ pmc/articles/PMC9608472
30. Az-Zamakhshari, Jarullah, Al-Kashshaf, Bēirut: Dar Al-Kitab Al-Arabi, 1407AH
31. Zeineb Bouhlel, Jimmy Köpke, Mariam Mina, Vladimir Smakhtin, Global Bottled Water Industry: A Review of Impacts and Trends, United Nations University: Institute for Water, Environment and Health, 2023, 19-22
32. https://edition.cnn.com/2023/03/16/world/plastic-water-bottles-un-report-climate/index.html
33. https://www.worldbank.org/en/news/feature/2021/03/25/managing-groundwater-resources-in-pakistan-indus-basin
34. https://theconstructor.org/water-resources/methods-rainwater-harvesting/5420/Rainwater
35. Harvesting from Roads, https://www.kscst.org.in/rwhfiles/ rwhlocate.html#:~:text=Rainwater%20run%2Doff%20from%20open,the%20filtered%20water%20through%20channels.
36. 12 Diseases Caused by Water Pollution, https://www.envirotech-online.com/news/waterwastewater/9/breaking-news/12-diseases-caused-by-water-pollution/57710
37. https://science.nasa.gov/earth-science/oceanography/ocean-earth-system/ocean-water-cycle